غزہ میں اسرائیلی جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کی قطر، اردن اور مصر کی مذمت

لندن، یکم فروری (ہ س) قطر، اردن اور مصر نے ہفتے کے روز اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی بارہا خلاف ورزیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ ان حملوں سے خطرناک حد تک کشیدگی میں اضافے کا خدشہ ہے اور استحکام کی بحالی کے لیے علاقائی و بین الاقوامی کوششوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ فلسطینی محکمہ صحت کے حکام نے بتایا کہ اکتوبر میں جنگ بندی کے بعد سے اسرائیل نے ہفتے کے روز غزہ پر شدید ترین بمباری کی جن میں گھروں، خیموں اور ایک پولیس سٹیشن پر حملوں میں ایک خاندان کی تین لڑکیوں سمیت 30 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ قطر کی وزارتِ خارجہ نے کہا کہ جن خلاف ورزیوں کے نتیجے میں لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں، یہ اس سیاسی عمل کے لیے خطرہ ہیں جس کا مقصد کشیدگی کم کرنا ہے اور ان سے غزہ میں فلسطینیوں کے لیے محفوظ ماحول پیدا کرنے کی کوششوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ دوحہ نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ جنگ بندی معاہدے کی مکمل تعمیل کرے اور تمام فریقین سے زیادہ سے زیادہ تحمل سے کام لینے کا مطالبہ کیا تاکہ ٹرمپ منصوبے کے دوسرے مرحلے کی کامیابی اور اقوام متحدہ کی

سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ وزارت نے انکلیو میں جلد بحالی اور تعمیرِ نو کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ اردن نے بھی مذمت کی تائید کی اور ملک کی وزارتِ خارجہ و تارکینِ وطن نے تازہ ترین واقعات کو جنگ بندی کی صریح خلاف ورزی اور ایک خطرناک اضافہ قرار دیا۔ اردن نیوز ایجنسی نے اطلاع دی کہ وزارت کے ترجمان فواد مجالی نے معاہدے اور اس کی دفعات پر سختی سے عمل کرنے پر زور دیا جن میں غزہ کو انسانی امداد کی فوری، مناسب اور بلاتعطل ترسیل کے ساتھ ساتھ معاہدے کے دوسرے مرحلے پر پیش رفت شامل ہیں۔ مجالی نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسرائیل کی طرف سے معاہدے کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں ادا کرے جبکہ کشیدگی میں کمی کی کوششوں کو نقصان پہنچانے والے اقدامات کے خلاف خبردار کیا۔ انہوں نے اردن کی طرف سے چار جون 1967 کی سرحدوں کے مطابق ایک آزاد فلسطینی ریاست کے لیے واضح سیاسی افق کا اعادہ کیا جس کا دارالحکومت مشرقی یروشلم ہو اور یہ دو ریاستی حل اور عرب امن اقدام سے مطابقت رکھتی ہو۔ دریں اثناء مصر نے بارہا اسرائیلی خلاف ورزیوں کی مذمت کی ہے جن کی وجہ سے کم از کم 25 فلسطینیوں کی موت واقع ہوئی ہے۔ قاہرہ نے خبردار کیا کہ اس طرح کے اقدامات سے خدشہ ہے کہ صورتِ حال خطرناک اور اشتعال انگیز ہو جائے گی اور غزہ کو سلامتی اور انسانی ہمدردی دونوں سطحوں پر مستحکم کرنے کی جاری کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔ مصر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں تمام فریقین پر زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ تحمل کا مظاہرہ، جنگ بندی کی حفاظت اور ایسے اقدامات سے گریز کریں جو سیاسی عمل کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وزارت نے جلد از جلد بحالی اور تعمیر نو کی رفتار برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ مسلسل خلاف ورزیوں سے انکلیو میں دیرپا استحکام کے امکانات کو براہ راست خطرہ لاحق ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ کا دعویٰ تہران سنجیدگی سے بات کر رہا ہے

واشنگٹن، یکم فروری (ہ س) صدر امریکی، ڈونلڈ ٹرمپ کہا ہے کہ ایران امریکہ کے ساتھ سنجیدگی سے بات کر رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تہران کسی قابل قبول چیز پر مذاکرات کرے گا۔ یہ بیان انہوں نے واشنگٹن سے فلوریڈا کے سفر کے دوران صدارتی طیارے پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے دیا۔ ہفتے کے روز ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ایران ہم سے بات کر رہا ہے"۔ انہوں نے فاکس نیوز کو بتایا کہ تہران "ہم سے بات کر رہا ہے، دیکھیں گے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں، ورنہ دیکھیں گے کیا ہوتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک بڑا بحری بیڑا وہاں جا رہا ہے۔ وہ (ایرانی) مذاکرات کر رہے ہیں۔ ادھر ایران کی اعلیٰ قومی سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری علی لاریجانی نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے فریم ورک تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ مصنوعی میڈیا جنگ کی فضا کے برعکس، مذاکرات کے ڈھانچے کی تیاری جاری ہے"، تاہم مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ دوسری جانب امریکی حکام نے ایران کے ساتھ سفارتی حل کے امکانات کو کم تر ظاہر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ایرانیوں نے امریکی شرائط قبول کرنے کی حقیقی آمادگی نہیں دکھائی"۔ یاد رہے کہ گذشتہ ہفتوں میں امریکی صدر نے ایران پر حملے کی دھمکیاں بڑھا دی ہیں اور مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی کو مضبوط کیا ہے۔ اسی سلسلے میں امریکہ نے ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی کے لیے ابراہم لنکن ایئر کرافٹ کیریئر بھی مشرق وسطیٰ میں تعینات کیا ہے۔ دوسری جانب تہران نے بھی اپنی وارننگ کی سطح بلند کر دی ہے اور کسی بھی امریکی حملے کے فوری اور سخت جواب کی دھمکی دی ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے نوشکی کے ضلع ڈپٹی کمشنر اور ان کی اہلیہ کو رہا کیا

کوئٹہ، یکم فروری (ہ س) بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے نوشکی کے ضلع ڈپٹی کمشنر محمود حسین ہزارہ اور ان کی اہلیہ کو رہا کر دیا۔ بی ایل اے نے یہ جانکاری ویڈیو جاری کر کے دی۔ یہ رہائی پاکستان کی فوج کے بلوچستان میں باغیوں کے خلاف شروع آپریشن کے درمیان کی گئی۔ دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، بلوچ لبریشن آرمی نے اپنے سرکاری چینل ہکل پر ایک ویڈیو جاری کیا۔ اس میں ضلع ڈپٹی کمشنر نوشکی اور ان کی اہلیہ کو مسلح لوگوں کے حوالے کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں ضلع ڈپٹی کمشنر محمود حسین ہزارہ یہ کہتے ہوئے نظر آ رہے ہیں کہ وہ فی الحال بلوچ لبریشن آرمی کی حراست میں ہیں۔ بی ایل اے نے کہا کہ اس نے ضلع ڈپٹی کمشنر اور ان کی اہلیہ کو رہا کر دیا ہے۔

سعودی عرب کا بڑا اقدام، 1800 بیرونی عمرہ ایجنسیوں کے ساتھ معاہدے ختم

ریاض (ایجنسی) عمرہ انتظامات کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے سعودی عرب نے ایک بڑا اور سخت فیصلہ کر لیا ہے، جس کے تحت غیر ملکی سطح پر کام کرنے والی سیکڑوں ٹریول ایجنسیوں کے ساتھ معاہدوں پر نظرِ ثانی شروع کر دی گئی ہے۔ سعودی وزارت حج و عمرہ نے تصدیق کی ہے کہ عمرہ کے شعبے میں کام کرنے والی 1800 غیر ملکی ٹریول ایجنسیوں کے ساتھ جاری معاہدے معطل کر دیے گئے ہیں۔ یہ تعداد مجموعی طور پر تقریباً 5800 ایجنسیوں میں سے ہے۔ وزارت کے مطابق یہ فیصلہ باقاعدہ دورانیہ جاتی جائزے کے نتائج اور ان ایجنسیوں کی کارکردگی میں پائی جانے والی کوتاہیوں اور خدمات کے معیار میں کمی کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ متعلقہ ایجنسیوں کو اپنی صورتحال درست کرنے کے لیے 10 دن کی مہلت دی گئی ہے۔ نئے ویزا درخواستوں پر عارضی پابندی وزارت نے واضح کیا کہ معاہدوں کی معطلی کا اطلاق صرف نئے عمرہ ویزوں کے اجرا تک محدود ہے، جبکہ متاثرہ ایجنسیوں کو دی گئی 10 روزہ مہلت کے دوران نقائص دور کرنے اور مطلوبہ انتظامی تقاضے پورے کرنے پر معاہدے دوبارہ بحال کیے جا سکتے ہیں۔ وزارت نے اس امر کی بھی یقین دہانی کرائی کہ اس فیصلے کا اطلاق اُن معتمرین پر نہیں ہوگا، جن کے پاس پہلے سے جاری شدہ ویزے یا موجودہ بکنگز ہیں۔ ان معتمرین کو فراہم کی جانے والی تمام خدمات معمول کے مطابق جاری رہیں گی، تاکہ ان کے حقوق کا تحفظ اور مذہبی سفر کو مکمل سہولت کے ساتھ یقینی بنایا جا سکے۔ نگرانی سخت، معیار خدمات میں بہتری وزارت حج و عمرہ کے مطابق درجہ بندی کے نظام اور کارکردگی کے اشاریے (KPIs) حکمرانی کے فریم ورک کا ایک بنیادی حصہ ہیں، جن کا مقصد خدمات کے معیار کو بہتر بنانا، فراہم کنندگان کی ساکھ میں اضافہ کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ تمام ادارے منظور شدہ معیار پر پورا اتریں، جہاں معتمر کی سہولت کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ کوتاہی برتنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی وزارت کے ترجمان ڈاکٹر غسان النویمی نے زور دے کر کہا کہ جو ایجنسیاں مقررہ مدت کے اندر اپنی کوتاہیاں دور کرنے میں ناکام رہیں گی، ان کے خلاف تمام قانونی کارروائیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزارت نگرانی، شفافیت اور ضابطوں کی پابندی کو مزید مضبوط بناتی رہے گی، تاکہ اللہ کے مہمانوں کو محفوظ اور مستحکم خدمات فراہم کی جا سکیں۔ واضح ہو کہ نگرانی سخت، معیار خدمات میں بہتری وزارت حج و عمرہ کے مطابق درجہ بندی کے نظام اور کارکردگی کے اشاریے (KPIs) حکمرانی کے فریم ورک کا ایک بنیادی حصہ ہیں، جن کا مقصد خدمات کے معیار کو بہتر بنانا، فراہم کنندگان کی ساکھ میں اضافہ کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ تمام ادارے منظور شدہ معیار پر پورا اتریں، جہاں معتمر کی سہولت کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔

غزہ: اسرائیل رفح راہداری کو جزوی طور پر کھولنے کو تیار

تل ابیب، یکم فروری (ہ س) انسانی بنیادوں پر کام کرنے والی تنظیموں کے کئی ماہ کے اصرار کے باوجود اسرائیل نے رفح راہداری کو کھولنا قبول نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے جنگ بندی ہونے کے بعد بھی خوراک اور بنیادی انسانی ضروریات سے متعلق چیزوں کی ترسیل بھی انتہائی مشکل رہی ہے۔ تاہم اب اسرائیل نے جنگ بندی کے دوسرے مرحلے پر اپنی حکمت عملی کے تحت رفح راہداری کو جزوی طور پر کھولنا قبول کر لیا ہے۔ ظاہرا یہ کہا جا رہا ہے یہ پیش رفت امریکہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے جس پر اسرائیل کو بمشکل قائل کیا گیا ہے۔ تاہم ذرائع کا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں کی مشترکہ حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت غزہ سے فلسطینیوں کا رضاکارانہ انخلا آسان کر لیا جائے گا۔ اسرائیلی حکام کے حوالے سے اب تک آنے والی اطلاعات کے مطابق رفح راہداری کا کھلنا محدود حد تک ہوگا اور یہاں سے لوگوں کی آمد و رفت پر بھی کئی چیک موجود ہوں گے۔ اسرائیل کی طرف سے رفح راہداری کے جزوی کھلنے کے اشارے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جبکہ جنگ بندی کا دوسرا مرحلہ شروع ہونے کے باوجود غزہ میں جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ اسرائیلی فوج نے جاری رکھا ہوا ہے۔ ہفتہ کے روز اسرائیلی فوج نے ان خلاف ورزیوں کا جواز یہ پیش کیا ہے کہ وہ یہ کارروائیاں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں روکنے کے لیے کر رہی ہے۔ خیال رہے رفح راہداری غزہ میں داخلے کے لیے سب سے اہم راہداری ہے جس پر اسرائیلی فوج نے مئی 2024 میں قبضہ کیا تھا اور اس کو اب تک بند رکھا ہوا ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی فوج کا یہی کہنا رہا ہے کہ وہ غزہ میں قید اپنے آخری قیدی کی باقیات ملنے تک رفح راہداری نہیں کھولے گی۔ تاہم اب آخری قیدی رران گویلی کی باقیات بھی غزہ سے اسرائیل پہنچا دی گئی ہیں جس کے تقریباً ایک ہفتے بعد یہ اطلاعات سامنے آنا شروع ہوئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق امکان ہے کہ یکم فروری سے رفح راہداری سے محدود آمد و رفت شروع ہو جائے گی اور اس کی نگرانی اسرائیلی فوج کے سول ادارے کوگیٹ کے سپرد ہوگی۔ راہداری سے آنے جانے کے لیے مصر کے ساتھ رابطہ کاری کی جائے گی اور صرف ان لوگوں کو رفح راہداری استعمال کرنے کی اجازت ہوگی جن کی سیکیورٹی کلیئرنس اسرائیل دے گا۔ جبکہ رفح راہداری پر یورپی یونین کی مانیٹرنگ ٹیمیں بھی کام کر رہی ہوں گی جو آنے جانے والوں کی مکمل مانیٹرنگ کا بندوبست کرے گی۔ تاہم ابھی تک رفح راہداری کے بارے میں کلیدی نوعیت کی چیزیں واضح نہیں ہوئی ہیں کہ اس سے ہر روز کتنے لوگ گزر سکیں گے اور کتنے لوگوں کو راہداری سے غزہ میں داخلے کی اجازت ہوگی۔ ایک ذریعے نے اے ایف پی کو اتوار کے روز بتایا کہ لاجسٹکس سے متعلق زیادہ تر تیاریاں کر لی گئی ہیں اور امکان ہے کہ اتوار کے روز سے راہداری کھل جائے گی۔ اس راہداری کے کھلنے سے متعلق تین مختلف ذرائع کا کہنا کہ راہداری پیر کے روز سے ہی باقاعدہ کھل سکے گی۔ تاہم ابھی تک انتظامات میں یہ بات واضح نہیں ہو رہی کہ غزہ میں داخل ہونے کے لیے کتنے لوگوں کو اجازت ہوگی اور کتنوں کو باہر جانے کی اجازت ہوگی۔

ٹرمپ کے انتباہات کے باوجود، عراق کے شیعہ بلاک کا المالکی کی حمایت

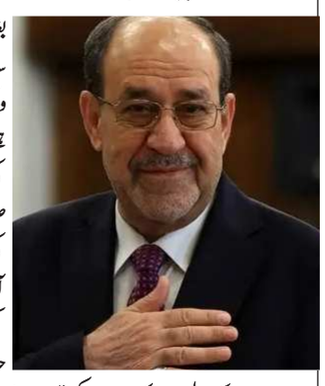

بغداد، یکم فروری (ہ س) عراق کے شیعہ سیاسی بلاکس کے اتحاد کوآرڈینیشن فریم ورک نے اگلی حکومت کی سربراہی کے لیے ہفتے کے روز سابق وزیرِ اعظم نوری المالکی کی حمایت کا اعادہ کیا۔ یہ حمایت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس انتباہ کے باوجود کی گئی ہے کہ اگر المالکی اقتدار میں واپس آئے تو واشنگٹن عراق کی مزید مدد نہیں کرے گا۔ پارلیمان میں اکثریت کے حامل بلاک نے المالکی کو انتخاب کے بعد اس عہدے کے لیے نامزد کیا جو امریکی قیادت میں 2003 میں صدام حسین کی معزولی کے بعد عراق کے اولین منتخب وزیرِ اعظم ہیں۔ کوآرڈینیشن فریم ورک نے ایک بیان میں کہا کہ وزیرِ اعظم کا انتخاب ایک خالصتاً عراقی آئینی معاملہ ہے اور اسے غیر ملکی مداخلت کے بغیر آگے بڑھنا چاہیے۔" نیز بلاک نے کہا ہے کہ وہ باہمی احترام کی بنیاد پر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ متوازن تعلقات کا خواہاں ہے۔ عراق میں ایران سے منسلک گروپوں کا اثر و رسوخ روکنے کے لیے ریپبلکن صدر ٹرمپ کی کوششوں کے سلسلے میں یہ دھمکیاں اب تک کی سخت ترین مثال ہیں۔ عراق اپنے دو قریبی اتحادیوں واشنگٹن اور تہران کے درمیان متوازن روابط رکھنے کے لیے طویل عرصے سے کشمکش کا شکار ہے۔

خطے میں کشیدگی سے متعلق سعودی عرب کے اصولی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی: سعودی عہدیدار

ریاض، یکم فروری (ہ س)۔ ایک اعلیٰ سطحی سعودی عہدیدار نے اخبار 'الشرق الاوسط' کو بتایا کہ بعض ذرائع ابلاغ میں گردش کرنے والی وہ خبریں درست نہیں جن میں خطے میں کشیدگی کے حوالے سے مملکتِ سعودی عرب کے مؤقف میں تبدیلی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ سعودی عہدیدار نے واضح کیا کہ سعودی عرب امریکہ اور ایران کے درمیان تمام متنازعے امور کے پرامن حل کے لیے جاری کوششوں کی حمایت کرتا ہے جو مکالمے اور سفارتی ذرائع کے ذریعے آگے بڑھائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سعودی عرب ایران کے خلاف کسی بھی فوجی کارروائی کے لیے اپنی فضائی حدود یا سرزمین کے استعمال کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ سعودی ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے منگل کے روز ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی ٹیلی فون کال پر مملکت کے اس مؤقف کی توثیق کی کہ سعودی عرب ایران کی خودمختاری کا احترام کرتا ہے۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ سعودی عرب کسی بھی فریق کو یہ اجازت نہیں دے گا کہ وہ ایران کے خلاف کسی بھی نوعیت کی فوجی کارروائی یا حملے کے لیے اس کی فضائی حدود یا سرزمین استعمال کرے، چاہے حملے کی سمت یا نوعیت کچھ بھی ہو۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ایس پی اے کے مطابق شہزادہ محمد بن سلمان نے اس موقع پر اس امر کا بھی اعادہ کیا کہ مملکت ہر اس کوشش کی حمایت کرتی ہے جو بات چیت کے ذریعے اختلافات کے حل اور خطے میں امن و استحکام کے فروغ کا باعث بنے۔ اس موقعے پر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے سعودی عرب کے مستقل مؤقف پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ایران کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے احترام کو سراہا اور خطے میں امن و استحکام کے لیے شہزادہ محمد بن سلمان کی کوششوں اور کردار کو قابلِ قدر قرار دیا۔

ایران میں علیحدہ علیحدہ دھماکوں میں 5 ہلاک، 14 زخمی

تہران، یکم فروری (ہ س) ایران میں ہفتہ کو دو الگ الگ مقامات پر ہوئے دھماکوں میں کم از کم پانچ لوگوں کی موت ہوگئی، جبکہ 14 دیگر زخمی ہو گئے۔ دونوں واقعات کی وجوہات کا فی الحال پتہ نہیں چل سکا ہے اور جانچ جاری ہے۔ ایرانی نیوز چینل تہران ٹائمز کے مطابق، جنوب مغربی شہر اہواز میں ایک رہائشی عمارت میں زوردار دھماکہ ہوا۔ شہر کے فائر ڈپارٹمنٹ سربراہ کے حوالے سے بتایا گیا کہ اس حادثے میں موقع پر ہی چار لوگوں کی موت ہوگئی۔ دھماکے سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا اور آس پاس کے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ دوسرا واقعہ ایران کے جنوبی بندرگاہی شہر بندرعباس میں سامنے آیا۔ مقامی حکام کے مطابق، یہاں ہوئے ایک دھماکے میں ایک شخص کی موت ہوگئی، جبکہ 14 لوگ زخمی ہو گئے۔ دھماکے کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ ایک عمارت کی دو منزلیں پوری طرح منہدم ہوگئیں، کئی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور آس پاس کی دکانوں کو بھی بھاری نقصان پہنچا۔ ان واقعات کے بعد خطے میں سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ اس درمیان، اسرائیل نے ان دھماکوں سے کسی بھی طرح کی ملوث ہونے سے انکار کیا ہے۔ اسرائیل کے دو افسران نے واضح کیا کہ ایران میں ہوئے دھماکوں سے ان کا ملک کسی بھی طرح سے منسلک نہیں ہے۔ سوشل میڈیا پر ان دھماکوں کو لے کر کئی طرح کے دعوے کیے جا رہے ہیں، جن میں اسلامک ریولوشنری گارڈ کور (آئی آر جی سی) کے بحریہ کمانڈر کو نشانہ بنائے جانے کی بات بھی شامل ہے۔ حالانکہ، نیم سرکاری نیوز ایجنسی تسنیم نے ان دعووں کو پوری طرح جھوٹا بتاتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی آئی آر این اے کے مطابق، ہرمزگان صوبے کے کرائسس مینیجمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل مہرداد حسن زادہ نے کہا کہ دونوں دھماکوں کی حقیقی وجوہات کا پتہ لگانے کے لیے جانچ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں کو ایمرجنسی سروسز کی مدد سے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔

ٹرمپ کے انتباہات کے باوجود، عراق کے شیعہ بلاک کا المالکی کی حمایت کا اعادہ

بغداد (ایجنسی) عراق کے شیعہ سیاسی بلاکس کے اتحاد کوآرڈینیشن فریم ورک نے اگلی حکومت کی سربراہی کے لیے ہفتے کے روز سابق وزیر اعظم نوری المالکی کی حمایت کا اعادہ کیا۔ یہ حمایت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس انتباہ کے باوجود کی گئی ہے کہ اگر المالکی اقتدار میں واپس آئے تو واشنگٹن عراق کی مزید مدد نہیں کرے گا۔ پارلیمان میں اکثریت کے حامل بلاک نے المالکی کو انتخاب کے بعد اس عہدے کے لیے نامزد کیا جو امریکی قیادت میں 2003 میں صدام حسین کی معزولی کے بعد عراق کے اولین منتخب وزیر اعظم ہیں۔ کوآرڈینیشن فریم ورک نے ایک بیان میں کہا "وزیر اعظم کا انتخاب ایک خالصتاً عراقی آئینی معاملہ ہے۔ اور اسے غیر ملکی مداخلت کے بغیر آگے بڑھنا چاہیے۔" نیز بلاک نے کہا ہے کہ وہ باہمی احترام کی بنیاد پر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ متوازن تعلقات کا خواہاں ہے۔ عراق میں ایران سے منسلک گروپوں کا اثر و رسوخ روکنے کے لیے ریپبلکن صدر ٹرمپ کی کوششوں کے سلسلے میں یہ دھمکیاں اب تک کی سخت ترین مثال ہیں۔ عراق اپنے دو قریبی اتحادیوں واشنگٹن اور تہران کے درمیان متوازن روابط رکھنے کے لیے طویل عرصے سے کشمکش کا شکار ہے۔

ایران کے خلاف ٹرمپ کی دھمکیاں محض الفاظ تک محدود نہیں ہوں گی: امریکی سفیر

تہران (ایجنسی) اسرائیل میں امریکی مائیک ہکابی کہا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایرانی عوام کے ساتھ ہیں اور "انہیں مایوس نہیں کریں گے۔ ہکابی نے اسرائیل کے چینل 12 کو بتایا کہ ٹرمپ خالی دھمکیاں نہیں دیتے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تہران پر امریکی حملے کے حوالے سے ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ میرے خیال میں فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ صدر ٹرمپ ہمیشہ بہترین نتائج کے لیے پر امید رہتے ہیں۔ وہ مذاکرات کے فن کے ماہر ہیں۔ اگر وہ کامیاب ہو گئے، تو یہ مثالی ہوگا۔ اسی دوران اسرائیلی چینل 13 نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ٹرمپ ایران پر وسیع پیمانے پر حملے کے لیے پرعزم ہیں۔ چینل نے مزید کہا کہ "امریکہ کو علاقے میں اضافی فوجی بھیجنے کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ ایران مذاکرات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہفتے کے روز ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ایران ہم سے بات کر رہا ہے"۔ انہوں نے فاکس نیوز کو بتایا کہ تہران ہم سے بات کر رہا ہے، دیکھیں گے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں، ورنہ دیکھیں گے کیا ہوتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک بڑا بحری بیڑا وہاں جا رہا ہے۔ وہ (ایرانی) مذاکرات کر رہے ہیں۔ ادھر ایران کی اعلیٰ قومی سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری علی لاریجانی نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے فریم ورک تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ مصنوعی میڈیا جنگ کی فضا کے برعکس، مذاکرات کے ڈھانچے کی تیاری جاری ہے"، تاہم مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ دوسری جانب امریکی حکام نے ایران کے ساتھ سفارتی حل کے امکانات کو کم تر ظاہر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ایرانیوں نے امریکی شرائط قبول کرنے کی حقیقی آمادگی نہیں دکھائی"۔ یاد رہے کہ گذشتہ ہفتوں میں امریکی صدر نے ایران پر حملے کی دھمکیاں بڑھا دی ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی کو مضبوط کیا ہے۔ اسی سلسلے میں امریکہ نے ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی کے لیے ابراہم لنکن ایئر کرافٹ کیریئر بھی مشرق وسطیٰ میں تعینات کیا ہے۔ دوسری جانب تہران نے بھی اپنی وارننگ کی سطح بلند کر دی ہے اور کسی بھی امریکی حملے کے فوری اور سخت جواب کی دھمکی دی ہے۔

جنگ ایران، امریکہ اور خطے سمیت کسی کے مفاد میں نہیں: ایرانی صدر کا انتباہ

تہران، یکم فروری (ہ س) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے زور دیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ کوئی جنگ ایران کے حق میں ہے، نہ امریکہ کے، نہ خطے کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے یہ بیان ایک ایسے وقت میں دیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ تہران پر فوجی حملے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ پزشکیان نے مصر کے صدر عبد الفتاح السیسی سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "ایران کبھی بھی جنگ کی تلاش میں نہیں رہے گا اور اسے یقین ہے کہ جنگ ایران، امریکہ اور خطے کے مفاد میں نہیں ہے"۔ مصر کے صدر دفتر کے ترجمان محمد الشناوی نے کہا کہ اس ٹیلیفونک رابطے میں ایران کے جوہری معاملے پر بات ہوئی اور صدر السیسی نے اپنے خطے میں بڑھتی کشیدگی پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے زور دیا کہ تصادم سے بچنا ضروری ہے اور فوجی آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں ہونا چاہیے۔ سفارتی حل ہی بحران حل کرنے کا واحد اور بہترین راستہ ہے تاکہ مشرق وسطیٰ میں مزید تناؤ اور عدم استحکام سے بچا جا سکے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ مصر اپنی بھرپور کوششیں جاری رکھے گا تاکہ امریکہ اور ایران دوبارہ مذاکرات کی میز پر آئیں۔ ایران کے جوہری معاملے کا پرامن اور جامع حل نکلے، جو علاقائی اور عالمی استحکام کو فروغ دے۔ یہ بات السیسی نے حال ہی میں ڈیووس فورم کے دوران ٹرمپ سے ملاقات میں بھی بیان کی تھی۔ اسی تناظر میں مصر اس بات کا خواہاں ہے کہ متعلقہ فریقین مذاکرات کی اہمیت کو سمجھیں اور اختلافات ختم کر کے جامع حل تک پہنچیں۔ قاہرہ ہر اس کوشش کی حمایت کرتا ہے جو مذاکرات کے لیے کی جائے۔ مصری ایوان صدر کے ترجمان الشناوی کے مطابق ایرانی صدر نے بھی مصر کے مثبت کردار کی تعریف کی، جو تناؤ کم کرنے اور خطے میں سکیورٹی و استحکام قائم رکھنے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔ انہوں نے مصر کے ساتھ سیاسی مشاورت اور ہم آہنگی بڑھانے کے عزم کا بھی اعادہ کیا، تاکہ علاقائی استحکام کو فروغ دیا جا سکے۔ ہفتے کے روز ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ایران ہم سے بات کر رہا ہے"۔ انہوں نے فاکس نیوز کو بتایا کہ تہران ہم سے بات کر رہا ہے، دیکھیں گے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں، ورنہ دیکھیں گے کیا ہوتا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارا ایک بڑا بحری بیڑا وہاں جا رہا ہے۔ وہ (ایرانی) مذاکرات کر رہے ہیں۔ ادھر ایران کی اعلیٰ قومی سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری علی لاریجانی نے بتایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے فریم ورک تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ "مصنوعی میڈیا جنگ کی فضا کے برعکس، مذاکرات کے ڈھانچے کی تیاری جاری ہے، تاہم مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ دوسری جانب امریکی حکام نے ایران کے ساتھ سفارتی حل کے امکانات کو کم تر ظاہر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ایرانیوں نے امریکی شرائط قبول کرنے کی حقیقی آمادگی نہیں دکھائی"۔ یاد رہے کہ گذشتہ ہفتوں میں امریکی صدر نے ایران پر حملے کی دھمکیاں بڑھا دی ہیں اور مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی کو مضبوط کیا ہے۔ اسی سلسلے میں امریکہ نے ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی کے لیے ابراہم لنکن ایئر کرافٹ کیریئر بھی مشرق وسطیٰ میں تعینات کیا ہے۔ دوسری جانب تہران نے بھی اپنی وارننگ کی سطح بلند کر دی ہے اور کسی بھی امریکی حملے کے فوری اور سخت جواب کی دھمکی دی ہے۔

امریکی عدالت کا پانچ سالہ لیام راموس اور اس کے والد کو امیگریشن حراست سے رہا کرنے کا حکم

واشنگٹن، یکم فروری (ہ س) امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے پانچ سالہ لیام کونیجو راموس اور ان کے والد کو امیگریشن کی حراست سے فوری رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ دونوں کو ڈیلی، ٹیکساس میں ساؤتھ ٹیکساس فیملی ریذیڈنشیل سینٹر میں رکھا جا رہا ہے۔ وفاقی عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کو ان کی رہائی کے فیصلے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق، لیام اور اس کے والد، ایڈریان کو امیگریشن ایجنٹوں نے منیاپولس کے برفیلے مضافات میں ان کے گھر سے دور اور ٹیکساس میں 1300 میل کا فاصلہ طے کر کے خاندانوں کو ایک حراستی مرکز میں بھیج دیا۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ پری اسکولر اور اس کے والد کو منگل تک رہا کر دیا جائے۔ جج کے کمرہ عدالت کے نائب اور متاثرہ کے وکلاء نے اس کی تصدیق کی۔ اپنے حکم میں، امریکی ڈسٹرکٹ جج فریڈ بیری نے حکومت کی جانب سے اعلانِ آزادی سے لاعلمی پر تنقید کی، جو کہ ایک امریکی تاریخی دستاویز ہے۔ بیری نے ایک ممکنہ ظالم بادشاہ کے بارے میں تھامس جیفرسن کی شکایات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا